تاثرات

اس سال اپریل کا مہینہ پاکستان کی تاریخ میں غیر معمولی اہمیت کا حامل بن گیا۔ جمہوریت کی بحالی کے لیے طویل جدوجہد کامیابی سے ہمکنار ہوئی اور پہلی مرتبہ عوام کی منتخب کردہ قومی اسمبلی کا اجلاس ۱۴ اپریل کو منعقد ہوا جس نے عبوری دستور متفقہ طور پر منظور کیا اور مستقل دستور بنانے کے لیے مختلف سیاسی جماعتوں کے نمائندوں پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی جس کا بنایا ہوا دستور ملک کے مستقل دستور کی حیثیت سے نافذ ہوگا۔ اس اجلاس میں صدرِ مملکت نے یہ اہم اعلان بھی کیا کہ ۲۱ اپریل کو مارشل لا ختم کر کے عبوری دستور نافذ کر دیا جائے گا۔ یہ اقدامات پاکستان کی تاریخ میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتے ہیں اور ملک و قوم کے درخشاں مستقبل کی تعمیر میں ممد و معاون ہوں گے۔

جناب ذوالفقار علی بھٹو نے جب حکومت کی باگ ڈور سنبھالی تو ملک تباہی کے دہانے پر کھڑا تھا اور ہم اپنی تاریخ کے نازک ترین دور سے گزر رہے تھے۔ ایک خود غرض اور نااہل قیادت نے ایسے اقدامات کیے تھے جن سے نہ صرف مشرقی پاکستان کی (کم از کم عارضی) علیحدگی کا سامان ہوا بلکہ مغربی پاکستان کا شیرازہ بکھرنے کا شدید خطرہ بھی پیدا ہو گیا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ اہلِ ملک حوصلہ نہیں ہارے اور مصائب و مشکلات سے مغلوب ہو کر سپر نہیں ڈال دی بلکہ عزم و ہمت سے کام لے کر حالات کا مقابلہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پاکستان مشکلات پر غالب آنے لگا اور صدر بھٹو ملک و ملت کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو ساحلِ مراد کی سمت لے جانے میں کامیاب ہوئے۔ صرف چار ماہ کے مختصر عرصہ میں انھوں نے متعدد خارجی اور داخلی مسائل حل کرنے کی جو کامیاب کوششیں کی ہیں اور اصلاحی و تعمیری اقدامات میں جس عزم و استقلال سے کام لیا ہے وہ ان کی سیاسی بصیرت، فہم و فراست اور سخت کوشی کا بین ثبوت ہیں۔

ان تعمیری اقدامات میں عبوری دستور غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے جو کئی اعتبار سے گزشتہ دساتیر سے بہتر ہے اور اس کے کئی پہلو قابلِ تعریف ہیں۔ پاکستان کی بقا و استحکام اور قومی اتحاد کو بنیادی طور پر ملحوظ رکھتے ہوئے جمہوری نظام، صوبائی خود اختیاری اور قومی زبان جیسے اہم مسائل کو حل کرنے